السلام علیکم

میرا ایک اسکول میں کینٹین کا بزنس ہے اور مجھے اسکول کے ہیڈ آفس کی طرف سے پابند کر رہے ہیں کہ میں صرف شیزان کی پروڈکٹ استعمال کروں اور شیزان کا جوس سیل کروں۔

مجھے پتہ کرنا ہے شیزان کی پروڈکٹ کے بارے میں کیا میں اپنے کینٹین میں شیزان کی پروڈکٹ استعمال کرسکتا ہوں؟ اور شیزان جوس بیچ سکتا ہوں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ برائے مہربانی تفصیلاً جواب عطا فرمائیں۔ شکریہ

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

بطور تمہید یہ بات سمجھنا مناسب ہے کہ:

قادیانی افراد باجماعِ امت کافر ہیں، مگر اپنے عقائدِ کفریہ میں غلط تاویلات کر کے انہیں عقائدِ اسلام قرار دیتے ہیں، اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لہٰذا وہ زندیق ہیں۔ اور زندیق چونکہ اپنے اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہے، اور زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے جن سے ان کے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو یا ان کی خلافِ اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو۔

عام کفار کے ساتھ خرید و فروخت اور دیگر معاملات کے بارے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ حاجت کے وقت ان سے تجارتی معاملات کر سکتے ہیں، لیکن جب کوئی دوسری صورت ممکن ہو مثلاً مسلمان تاجر سے معاملہ کیا جا سکتا ہو تو پھر کفار سے معاملہ نہیں کرنا چاہئے۔

یہ تو عام کفار کا حکم ہے اور قادیانی چونکہ ان کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ان کے ساتھ معاملہ کرنے سے اور زیادہ بچنا چاہئے اور کچھ بعید نہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کوئی دنیوی نقصان پہنچائیں، نیز ان کے ساتھ تجارتی معاملہ کرنا غیرتِ ایمانی کے بھی خلاف ہے لہٰذا ان مفاسد کی وجہ سے قادیانیوں کے ساتھ حتی الامکان خرید و فروخت اور تجارتی معاملات سے مکمل پرہیز کرنا کرنا چاہئے۔ (ماخذہ: تبویب: ۱۰۹۹/۲۴/۱۴۱۵ھ)

لہٰذا ان مفاسد کی وجہ سے قادیانیوں کی کسی بھی کمپنی کے اشیاء کینٹین میں فروخت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے، خصوصاً اس وقت جبکہ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملات کئے جا سکتے ہوں۔

فی مجموعہ رسائل ابن عابدین ۱/۳٤۱

قال العلامة ابن كمال باشا في رسالته في الزنديق: قوله في الثاني بعرض الخ صريح في أن الزنديق الاسلامي لا يفارق المرتد في الحكم وقد نبهت على أن ذالك اذا لم يكن داعياً الى الضلال ساعياً في افساد الدين معروفاً به۔

في رد المحتار: (ج:٤ ص:٢٤٩)

و اعلم أن تصرفات المرتد على أربعة أقسام......و يتوقف منه عند الإمام وينفذ عندهما۔ الشرح: قوله فيبقى عدم جوازها عبارة النهر: فلا ينبغي التردد في جوازها منه اھ فلفظة عدم من سبق القلم...... قوله ويتوقف منه عند الإمام بناء على زوال الملك كما سلف نهر قوله وينفذ عندهما إلا أنه عند أبي يوسف تصح كما تصح من الصحيح لأن الظاهر عوده إلى الإسلام ـ وعند محمد كما تصح من المريض لأنها تفضي إلى القتل ظاهرا عن البحر............ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۸/ذی القعدہ/۱۴۳۴ھ
۵/اکتوبر/۲۰۱۳ء

الجواب صحیح